احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 13- اکتوبر 1999ء - 3 رجب 1420 ہجری - 13- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 232

خیانت- بدترین ساتھی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے-

اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بہت ہی برا ساتھی ہے-اور میں تجھ سے خیانت سے بھی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ اس سے برا انسان کا دوست اور کوئی نہیں ہو سکتا- (سنن ابی داؤد تفریع ابواب الوتر باب الاستعاذة)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

"تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسی پر بھروسہ نہ کرلینا- صرف اتنی ہی بات کافی نہیں- زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا- جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کرکے دکھلائی جاوے- یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کرلیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے- خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے- پس اب سے اقرار سچا کرلو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کرلو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے- غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا- ظلم کو ترک کرو- خیانت، حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ-"

(ملفوظات جلد 3 ص 179)

"...... اصل بات یہ ہے کہ انسان کو اپنی صفائی کرنی چاہئے- صرف زبان سے کہہ دینا کہ میں نے بیعت کرلی ہے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا- جب تک عملی طور سے کچھ کرکے نہ دکھلایا جاوے- صرف زبان کچھ نہیں بنا سکتی- قرآن شریف میں آیا ہے کہ (-) یہ وقت ہے کہ سابقون میں داخل ہو جاؤ یعنی ہر نیکی کے کرنے میں سبقت لے جاؤ- اعمال ہی کام آتے ہیں- زبانی لاف و گزاف کسی کام کی نہیں- دیکھو حضرت فاطمہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ فاطمہ اپنی جان کا خود فکر کرلے میں تیرے کسی کام نہیں آسکتا- بھلا خدا کا کسی سے رشتہ تو نہیں- وہاں یہ نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے بلکہ اعمال کی پرسش ہوگی- انسان میں کئی قسم کے گناہ، کسل، کبر، سستیاں اور باریک در باریک گناہ ہوتے ہیں ان سب سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے-"

(ملفوظات جلد 5 ص 453)

داخلہ معلمین کلاس

○ وقف جدید کے تحت نئی معلمین کلاس جنوری 2000ء میں شروع ہوگی- خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھنے والے میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل، مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 20- نومبر 1999ء تک ارسال فرماویں- مورخہ یکم اور 2- دسمبر 1999ء کو انٹرویو ہوگا اور عیدالفطر کے معا بعد کلاس شروع ہو جائے گی- مطلوبہ کوائف درج ذیل ہیں:-
نام- ولدیت- سکونت- عمر- تعلیم- تاریخ بیعت- دینی مطالعہ اور سند کی فوٹو کاپی-

(ناظم ارشاد وقف جدید- ربوہ)

نتائج مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ پاکستان- 1999ء
بعنوان صحابہ رسولؐ کی عظیم الشان قربانیاں

○ اول- نوید احمد نعیم نارتھ کراچی
دوم- بلال احمد باجوہ وحدت کالونی لاہور
سوم- اورنگ زیب نارتھ کراچی

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے-

زاہد محمود سٹیل ٹاؤن کراچی- ملک خالد مقصود ٹاؤن شپ لاہور- عدیل احمد نعیم نارتھ کراچی- منور محمود بٹ ڈسکہ سیالکوٹ- یحییٰ وسیم قریشی نارتھ کراچی- عبدالعلی حی ماڈل ٹاؤن لاہور- وسیم ستار- نارتھ کراچی-

(مہتمم تعلیم)

Psychiatrist ماہر امراض ذہن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن Psychiatrist ماہر امراض ذہن مورخہ 24-10-99 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال- ربوہ)

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 74

ریکارڈ شدہ 2 جون 1999ء
نشر 5 جون 1999ء

بقیہ

پہلے گھر صاف کرلو پھر فرشتے اتریں گے۔ اگر اتریں گے تو پاک گھر میں اتریں گے اور ان کے آنے سے تمہاری ساری زندگی پاکیزہ ہو جائے گی۔ یہ نشانی ہے فرشتوں کے اترنے کی۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا

اسلام کہتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو مٹا دینا جو اللہ کہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ اس کو کہتے ہیں تسلیم و رضا۔
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
اللہ کی خاطر اپنے آپ کو فنا کر دینا

ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

اللہ کی رضا کی خاطر اپنی رضا چھوڑ دینا۔

جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات

وہ لوگ جو مر جاتے ہیں زندگی کا لطف پاتے ہیں اللہ کی خاطر اس دنیا میں مر جاؤ تو پھر خدا کے ساتھ دوبارہ جی اٹھتے ہو۔

اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

اللہ کی راہ ایسی ہے کہ موت کے سوا اس میں زندگی نہیں ملتی۔ مرنے کے لئے تیار ہو تو زندہ کر دیئے جاؤ گے۔ نہیں مرنا تو پھر یہیں زندہ رہو۔ پھر دوبارہ زندہ نہیں کئے جاؤ گے۔

تلفظ

زَبان اور زُبان دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔
گزند صدمہ۔ بلاء آفت۔ رنج۔ دکھ ایذاء۔ تکلیف ضرر۔ نقصان فیروز اللغات کہتی ہے اس کو گزند بھی پڑھتے ہیں۔
مُفاد پیش کے ساتھ نہیں پڑھتے
نَقص پنجاب میں غلطی سے نُقص پڑھتے ہیں۔
وَجُود صحیح تلفظ وُجُود ہے۔
کوئی علم رکھنے والا انسان وُجُود کو وَجُود نہیں پڑھتا۔ مگر اکثر ہمارے ہاں پنجاب میں وَجُود کہتے ہیں۔ غلط العام ہے مگر ان پر تکبر نہیں کرنا چاہئے۔
تلفظ صحیح بتا دیئے ہیں کوئی غلط تلفظ کرے تو آرام سے اس کو سمجھا دیں کہ یہ لفظ عام طور پر غلط پڑھا جاتا ہے ٹھیک کرلیں۔

الفاظ کے معانی

شوخ۔ بدتمیز کو کہتے ہیں۔
لیکن شوخی نازک چیز کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ شاعر کہتا ہے کہ

ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی
کہے دیتی ہے شوخی نقشِ پا کی

کوئی بہت ہی نازک اندام انسان یہاں سے گزرا ہے کیونکہ جو اس کے پاؤں کے نشان ہیں ان کی شوخی بتا رہی ہے۔ کہ گزرنے والا بہت اچھا انسان تھا۔
عرب کے نشان لینے والے ہوتے تھے۔ وہ پاؤں کے بڑے ماہر ہوتے تھے۔ پاؤں دیکھ کر بتا دیا کرتے تھے۔ اونٹ کا تو پتہ چل ہی جایا کرتا ہے کہ کیسا اونٹ ہے۔ اونٹ کا نشان ایسا تو نہیں کہ اس کی شوخی بتا رہی ہے لیکن اونٹ کا نشان دیکھ کر یہ بتا دیتے تھے کہ یہ اونٹنی ہے کہ اونٹ ہے حاملہ اونٹنی ہے یا غیر حاملہ ہے اس کے اندر کوئی نقص تو نہیں ہے کسی قسم کی بیماری تو نہیں۔
وہ ایسے ماہر تھے کہ یہ دیکھ کر کہ پاؤں ٹیڑھا پڑ رہا ہے کوئی اس طرف پڑ رہا ہے آگے ذرا زور زیادہ ہے پیچھے زور زیادہ ہے اس کی وجہ سے اس کی بیماریاں بھی بتا دیا کرتے تھے۔ تو دنیا کے چوٹی کے پاؤں کے نشان پڑھنے والے عرب کے بدّو ہوا کرتے تھے نشان دیکھ کر بتا دیا کرتے تھے کہ یہاں سے فلاں چیز گزری ہے حالانکہ انہوں نے دیکھا نہیں ہوتا کہ کون سی چیز گزری ہے۔

کھوجی

ہمارے ہاں پنجاب میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں ان کو کھوجی کہتے ہیں اکثر کھوجی چوری کے مال کی نشان دہی کرتے ہیں۔ پاؤں دیکھ کے بتا دیتے ہیں کہ کس قسم کا جانور ہے کیا گزرا ہے۔ رستے میں نشان مٹ بھی جائیں تو بالآخر وہاں تک پہنچا ہی دیتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آجکل کھوجی چوروں کے ساتھ مل گئے ہیں۔ وہاں کے کھوجیوں کا اعتبار کوئی نہیں بے چارے جو ٹھیک لوگ ہوں ان کے گھر بھی نشان پہنچا دیتے ہیں۔ بد دیانتی کی وجہ سے اچھی چیزیں بھی تباہ ہو جاتی ہیں

صرف

واں گیا بھی میں تو اس کی گالیوں کا کیا جواب
یاد تھیں جتنی دعائیں صَرفِ درباں ہو گئیں

یعنی ڈیوڑھی کے اوپر جو گارڈ بیٹھا ہوا تھا اس سے اجازت لی کہ آپ مجھے اندر جانے دو۔ جتنی اس نے مجھے گالیاں والیاں دیں جھڑکا میں نے اتنی گن گن کے اس کو دعائیں دیں جتنی دعائیں یاد تھیں وہ تو میں دربان کو دے بیٹھا۔ اب آگے جاؤں گا تو گھر والا جب مجھے کچھ کہے گا تو میں کیا جواب دوں گا۔
فرمایا:-
یہ غالب کے بیان کی شوخی ہے اس میں لفظ صرف کا استعمال ہے۔

لطائف

○ ایک لڑکے نے اپنے دوست سے شکایت کی کہ جب میں سر کے بل کھڑا ہوتا ہوں تو میرا سر خون سے بھر جاتا ہے اس کے دوست نے کہا سر خالی جو ہوتا ہے۔
○ ایک بوڑھی اماں کو چھینک آئی تو اس نے ناک پکڑنے کی بجائے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔
کسی نے کہا اماں چھینک آئی تو آپ نے منہ پہ ہاتھ کیوں رکھ لیا۔ اماں نے کہا اس لئے کہ کہیں میرے دانت نہ باہر نکل جائیں۔
○ ایک شخص ڈاکٹر کے پاس گیا ڈاکٹر نے کہا بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ مریض نے جواب دیا کہ مجھے مرض یہ ہے کہ مجھے ایک ایک کے دو دو نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا آپ کرسی پہ بیٹھیں۔ مریض کہنے لگا کس کرسی پہ بیٹھوں دائیں والی یا بائیں والی۔ حالانکہ کرسی وہاں صرف ایک ہی پڑی ہوئی تھی۔
○ ایک ماں روتے پیٹتے بچے کو ڈاکٹر کے پاس اس کے دانت نکلوانے کے لئے لے گئی۔ ڈاکٹر کی فیس صرف دس پاؤنڈ تھی۔
ڈاکٹر نے جب بچے کا دانت نکال دیا تو چالیس پاؤنڈ کا بل پیش کیا ماں نے کہا لکھا تو دس پاؤنڈ ہے چالیس پاؤنڈ کیوں بنا دیئے۔ ڈاکٹر نے کہا دیکھا نہیں اس بچے نے اتنی چیخیں ماری ہیں کہ تین مریض بھاگ گئے ہیں۔
○ ایک جھاڑی میں سے اچانک ایک شیر نکل آیا۔
جو مضبوط جوان تھے وہ تیزی سے بھاگ گئے۔ ایک بڈھا بے چارہ جو بھاگ نہیں سکتا تھا وہ وہیں رہ گیا۔
بڈھے نے شیر سے کہا کہ دیکھو تم جوان شیر ہو ذرا گرم خون پیئو۔ یہ لوگ جو بھاگ گئے ہیں ان کا خون گرم ہے ان کا پیچھا کرو میں بڈھا ہوں ٹھنڈے خون سے کیا کرو گے۔
شیر نے کہا تمہارا خون ٹھنڈا ہے تو چلو کوئی بات نہیں آج کولڈ ڈرنک پہ ہی گزارا کر لیتے ہیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام

محترمہ شوکت ھادی صاحبہ نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ صاحبہ کا معروف کلام خوش الحانی سے سنایا۔

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے ادعائے نیاز میں
ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِ طُور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو' یہ تری نظر کا قصور ہے
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں
مجھے دیکھ عجز فقیر میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں
مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں
مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو مجھے دیکھ رُوئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدا میں سن کبھی دیکھ گُل کے نکھار میں
میری ایک شان خزاں میں ہے میری ایک شان بہار میں
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبین نیاز میں
میرا نور شکل ہلال میں مرا حسن بدر کمال میں
کبھی دیکھ طرز جمال میں کبھی دیکھ شان جلال میں
رگ جاں سے ہوں میں قریب تر ترا دل ہے کس کے خیال میں
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکل مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

حضرت پھوپھی جان نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی یہ نظم Master Pieces میں سے ہے۔ اتنا اعلیٰ درجے کا کلام ہے۔ کمال ہو گیا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی کچھ تشریح آپ کو کر کے سناؤں۔ اور علامہ اقبال کے جس شعر کے جواب میں تھا وہ شعر بھی سناؤں اور وجہ بتاؤں کہ کیوں آپ نے یہ لکھی۔ آئندہ مجھے یاد کروا دینا۔

واقفین نو کی بچپن سے تربیت شروع کر دیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

○ بچپن ہی سے ان کی اعلیٰ تربیت کرنی شروع کر دیں اور اعلیٰ تربیت کے ساتھ ان کو بچپن ہی سے اس بات پر آمادہ کرنا شروع کریں کہ تم ایک عظیم مقصد کے لئے ایک عظیم الشان وقت میں پیدا ہوئے ہو جبکہ غلبہ (دین حق) کی ایک صدی غلبہ (دین حق) کی دوسری صدی سے مل گئی ہے۔ اس سنگم پر تمہاری پیدائش ہوئی ہے اور اس نیت اور دعا کے ساتھ ہم نے تجھ کو مانگا تھا خدا سے کہ اے خدا! تو آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ان کو عظیم الشان مجاہد بنا۔ اگر اس طرح دعائیں کرتے ہوئے لوگ اپنے آئندہ بچوں کو وقف کریں گے تو مجھے یقین ہے۔ کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
(خطبہ فرمودہ 3-4-87)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط اول

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

یہ قصص عجیب و غریب ہیں یہ محبتوں کے نصیب ہیں

حضرت مصلح موعود سے جماعت کی فدائیت اور اخلاص کے نظارے

خلافت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمت اور بیش بہا انعام ہے الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ میں یہ نظام قائم ہے۔ خلیفہ وقت کا جو تعلق اپنی جماعت سے ہوتا ہے' دنیا کے کسی بھی نظام میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس تعلق کا اظہار کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے ایک مرتبہ فرمایا تھا۔

"تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا' تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا' تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا' تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔..... تمہارا اسے فکر ہے' درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔"

(انوار العلوم جلد 2 ص 156)

بغیر کسی اجر کے

پھر فرمایا:۔

"مجھے تمہارے لئے ایسا دل دیا گیا ہے جو تمہارے درد' تمہاری مصیبت اور تمہاری تکلیف کو تم سے زیادہ محسوس کرتا ہے اور خدا تعالیٰ نے تمہیں ایک ایسا انسان دیا ہے جو ہر وقت تمہارے کاموں میں تمہارا ہاتھ بٹانے کے لئے تیار ہے اور بلا کسی اجر اور امید کے' صرف خدا کے لئے دن رات تمہاری بہتری اور بھلائی میں صرف کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور تمہارے لئے عجز اور نیاز سے دعائیں کرتا ہے۔"

(انوار العلوم جلد 3 ص 467)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اکثر فرمایا کرتے تھے کہ امام جماعت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

ساری تلخیاں میرے سینے میں

1974ء کے پُر آشوب دور کے بارہ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور نے فرمایا:۔

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں' وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا ہوں"

.... میرے اور احباب کے وجود میں میرے نزدیک کوئی امتیاز اور فرق نہیں ہے۔ ہم دونوں "امام جماعت" اور "جماعت" ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ایک ہی چیز کے دو مختلف زاویے ہیں۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص 98

جماعت احمدیہ اپنے امام سے حیرت انگیز اور ناقابل یقین حد تک گہری عقیدت رکھتی ہے۔

احمدی فدائیت' جانثاری اور خلوص و وفا کے مجسمے ہیں۔ خلافت سے محبت و عشق کی بہت سی لازوال داستانیں رقم ہوئی ہیں۔ یہ جذبہ کہیں انفرادی رنگ میں اور کبھی اجتماعی رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔

احمدی اپنے امام کی کسی بھی تکلیف کو دیکھ کر تڑپ اٹھتے ہیں۔ صدقات کا اہتمام کرتے ہیں' اپنی راتوں کو زندہ کرتے ہیں۔ جسم گریہ وزاری بن کر اپنے مولا کے حضور عاجزی سے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ کسی پہلو بھی قرار نہیں پاتے تو گڑگڑا کر ایک حشر بپا کر دیتے ہیں۔ آنسوؤں کی وہ جھڑی لگتی ہے کہ خدا کے فضل برسات بن کر برستے ہیں۔

کرب والم کی ان گھڑیوں میں احمدیوں کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ وہ تو شاید کوئی مؤرخ ریکارڈ نہیں کرسکتا کہ

یہ قصص عجیب و غریب ہیں یہ محبتوں کے نصیب ہیں

ہاں چند لفظی پیراہن ہیں جو سلسلہ کے لٹریچر میں لکھے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و طول اللہ عمرہ نے اس طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ایک شعر میں کیا خوب فرمایا ہے۔

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر کیا دنیا میں غنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت' اخلاص اس کا سرمایا ہے

آج کی اس نشست میں سیدنا حضرت مصلح موعود سے احباب جماعت کی عقیدت اور محبت کے چند واقعات پیش ہیں۔

ایک خادم کے جذبات

1918ء میں ہندوستان میں انفلوئنزا کی بیماری وبا کی صورت میں پھیل گئی۔ آخر 1918ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود پر بھی اس بیماری کا خطرناک حملہ ہوا۔ علالت بہت بڑھ گئی۔ حضور نے ایک تحریر بھی الفضل میں شائع کرادی۔ اس بیماری کے لئے محترم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو بلوایا گیا۔ حضرت میر صاحب دو تین روز بعد خود بھی بیمار پڑ گئے۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کو سوا تین ماہ حضور کے پاس ٹھہر کر خدمت کی توفیق ملی۔ رات کو بھی حضور کے ساتھ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اکثر کھانا بھی حضور کے ساتھ ہی کھاتے۔

"ایاز محمود" حضرت ڈاکٹر صاحب ان دنوں پٹیالہ میں ملازم تھے۔ آپ لکھتے ہیں:۔

جب اکتوبر 1918ء کا دوسرا ہفتہ آتا ہے تو خاکسار کو ایک روز اس مضمون کا تار اچانک ملتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز انفلوئنزا کے حملہ سے سخت بیمار ہیں۔ آپ جلد قادیان آجائیں میں فوراً جانے کے لئے تیار ہوگیا۔ اور حصول رخصت کے لئے اپنے افسر سول سرجن کی کوٹھی پر گیا۔ اول تو وہ انکاری ہوا کہ وبائے انفلوئنزا کی وجہ سے ڈاکٹروں کی ہر جگہ ضرورت ہے اور سخت ضرورت ہے۔ لیکن میرے اصرار پر بمشکل تمام صرف دو یوم کی رخصت منظور کی میں نے اسی کو غنیمت جان کر اسی شام کو قادیان کی راہ لی اور اگلے روز ظہر کے وقت قادیان پہنچ گیا۔ ایک دن کی رخصت تو سفر کی وجہ سے ختم ہوگئی تھی۔ اس لئے میں زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے قادیان میں ٹھہر سکتا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کی طبیعت متقاضی تھی کہ میں کچھ دن ٹھہر کر قلبی خدمت کروں۔ اس وجہ سے میں نے ایک ہفتہ ٹھہرنے کی اور نیت کرلی اور ایک ہفتہ کی رخصت کی درخواست از خود بھیج دی حضرت صاحب کو پتہ نہ دیا کہ میری رخصت صرف دو دن کی تھی۔ میرے پہنچنے کے تیسرے روز میرے بڑے بھائی صاحب سول سرجن کے مجبور کرنے پر مجھے واپس لے جانے کے لئے قادیان آپہنچے مگر میں نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کردیا اور ان کو واپس بھیج دیا جب ہفتہ میں سے بھی چار پانچ دن گزر گئے تو میں نے حضور کو اطلاع دی کہ رخصت کا یہ حال ہے۔ تب حضور نے فوراً حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو مزید رخصت کی منظوری حاصل کرنے کے لئے پٹیالہ بھجوا دیا۔ شیخ صاحب تین ماہ کی رخصت منظور کروانے میں کامیاب ہوگئے اور میں اطمینان سے خدمت میں لگ گیا۔.....

الغرض میں تین ماہ تک خادم بھی بنا رہا۔ مہمان بھی بنا رہا مہمان بھی اور کنبہ کا ممبر بھی۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ میرے علاج سے 'ہاں یہ کہتا ہوں کہ مرا رب محسن میرا معین و مددگار رہا اور میرے قیام کے اس عرصہ میں حضور ایدہ اللہ کی صحت میں ترقی ہوئی اور حضور نے میری لمبی رخصت ختم ہونے پر مجھے بخوشی واپس جانے کی اجازت دی۔ گو جہاں تک میرا احساس ہے حضور کی خواہش یہی تھی کہ میں رہ پڑوں اور میرا دل بھی جدائی سے تکلیف محسوس کررہا تھا۔ جیسا کہ ایک بچہ جس کا دودھ چھڑایا جائے' روتا اور بلبلاتا ہے میں نے واپس روانہ ہونے سے پہلے جن دلی جذبات کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک یہ تھا کہ

"گو میں اس وقت حضور کے اجازت دینے پر رخصت کے ختم ہونے کی مجبوری کی وجہ سے واپس جارہا ہوں۔ لیکن میں یہی سمجھتا ہوا جارہا ہوں کہ جیسے حضور مجھے کسی ڈیوٹی پر بھیج رہے ہیں پھر تحریر میں میرا یہ شعر لکھنا بھی مجھے آج تک یاد ہے

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارہ میں ایک مفتریانہ خبر اور اس کا رد عمل

جون 1930ء کا پہلا ہفتہ جماعت احمدیہ کے لئے ایک درد انگیز امتحان اور ابتلاء کا ہفتہ تھا۔ احمدیوں نے کانگریس کی سیاسی شورش کے خلاف قیام امن کی جو مخلصانہ جدوجہد جاری رکھی تھی اس پر کانگریسی حلقے نعل در آتش ہو رہے تھے۔ اور انہوں نے مختلف مقامات کے احمدیوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیں اس سلسلہ میں سب سے خطرناک حربہ یہ استعمال کیا گیا کہ جماعت احمدیہ سے انتقام لینے اور اس کی توجہ منتشر کرنے کے لئے ہندو اخبار "ٹربیون" کے کسی نامہ نگار نے امرتسر سے بذریعہ فون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارہ میں بے بنیاد خبر بھیجی جو "ٹربیون" لاہور نے 3 جون 1930ء کو شائع کر دی اور اس پر ایک شذرہ بھی لکھ دیا۔

اس سراسر جھوٹی اطلاع نے حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات والا صفات سے متعلق جماعت احمدیہ کے لئے اس قدر رنج والم اور غم و اندوہ پیدا کر دیا۔ جس کا اندازہ امکان سے باہر ہے اس خبر کا شائع ہونا تھا کہ بجلی کی طرح یہ آن کی آن میں ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ گئی اور جس احمدی تک بھی پہنچی اس پر ایک قیامت ڈھا گئی۔ بہت سے احمدی احباب کا بیان ہے کہ ٹربیون کی خبر کان میں پڑتے ہی دماغ معطل ہوگیا۔ ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ گویائی کی طاقت سلب ہوگئی اور گھر کے لوگوں کو بتانا مشکل ہوگیا۔ اور جب بتایا گیا تو گھروں میں شور مچ گیا۔ مرد عورت بوڑھے جوان جلد سے جلد قادیان جا پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ جہاں جہاں سے تردید کی اطلاع پہنچنے سے پہلے کوئی گاڑی چلتی تھی۔ وہاں کے احباب فوراً روانہ ہوگئے اور جہاں روانگی میں دیر تھی یا جلدی پہنچنا مشکل تھا وہاں سے واپسی تاروں کا تانتا بندھ گیا۔

(الفضل 10 جون 1930ء)

شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ نے یہ اطلاع سنی تو جماعت کوئٹہ کی طرف سے تار دینے کے لئے تار گھر گئے اور ساری رات بیٹھے روتے رہے جب دوسرے روز چار بجے حضور کی خیریت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاجوابی تار ملا تب گھر گئے۔

(الفضل یکم اکتوبر 1959ء)

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ جڑانوالہ میں تھے ٹریبیون کی خبر پڑھ کر ان کی جو حالت ہوئی اس کی نسبت وہ خود ہی لکھتے ہیں۔ ٹریبیون کی غلط خبر نے مجھے قریب مرگ کر دیا اگلے روز شام کی ٹریبیون میں تردید کا تار نہ پڑھتا اور برادرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب قادیان سے شب کو نہ آجاتے۔ تو میرا زندہ رہنا مشکل تھا۔ کیونکہ جس وقت سے میں نے یہ خبر پڑھی تھی میری حالت دگرگوں ہو رہی تھی۔ دل ڈوبتا جاتا اور جسم بے حس ہوتا جاتا تھا۔

(الفضل 19 جون 1930ء)

ملک (راجہ) علی محمد صاحب افسر مال نے انہی دنوں مظفر گڑھ سے مولوی عبدالرحیم صاحب کے نام مندرجہ ذیل مکتوب لکھا جس سے کسی قدر اندازہ ہو جائے گا۔ کہ ٹریبیون کی خبر سن کر ان کی کیا حالت ہوئی ہوگی۔ وہ لکھتے ہیں۔

"کل شام کو عزیزی چوہدری عبداللہ خاں صاحب و ڈاکٹر محمد دین صاحب اخبار ٹریبیون کا پرچہ میری اطلاع کے لئے لائے وہ خود روتے ہوئے میرے پاس پہنچے۔ خبر پڑھ کر دل بے قرار ہو گیا۔ اٹھ کر میں نے اندر اپنی اہلیہ کو خبر دی جو سخت گھبرا گئی چند ساعت تو ہم سب بیٹھے زار زار روتے رہے دل میں غم وملال کے بادل اٹھ کر آتے تھے۔ اور قوت واہمہ قادیان لے جاتی تھی۔ اور تصور قادیان کی حالت وغم و مصیبت کی ایسی تصویر کھینچتا تھا۔ جس کی وجہ سے آنکھیں پھٹ جاتی تھیں۔ اور کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ تمام رات میں نہیں سویا۔ اور روتے ہوئے گزری۔ میری اہلیہ کی حالت نہایت مضطربانہ تھی۔ اور کبھی کبھی جب اس کے منہ سے صدا غم والم کے گہرے جذبات سے آلودہ نکلتی...... تو دل غم کے تلاطم خیز سمندر میں تیرتا دکھائی دیتا تھا۔ اور جب قوت واہمہ میری توجہ کو جماعت کی موجودہ اور اندرونی بیرونی شورش کی طرف کھینچتی تھی۔ تو پھر دل سے یہی صدا نکلتی تھی کہ یہ زلزلہ جو ہماری جماعت پر آیا ہے بے نظیر ہوگا۔ اور اس کی مثال کسی گزشتہ جماعت کے حالات میں نہیں ملے گی دل غم سے پُر ہو کر آنکھیں آسمان کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ کبھی کبھی دل میں یہ خیال گزرتا تھا کہ شائد یہ خبر جھوٹ ہو لیکن اس پر اعتبار نہیں کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اتنی بڑی شخصیت کے متعلق "ٹریبیون" اخبار میں جھوٹی خبر نکلنے کا کم امکان ہو سکتا ہے۔ تاہم اس خیال کے تابع میں نے اپنے رب کے حضور میں درخواست کی۔ کہ اے میرے مولیٰ! اگر یہ خبر غلط ہو تو میں ایک رات سالم عبادت کروں گا۔ اور بالکل نہیں سوؤں گا۔ چنانچہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی کرنے کا ارادہ ہے۔

غرضیکہ گزشتہ رات ہمارے لئے قیامت کا نمونہ تھی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک ایسی غم والی رات نہیں پائی۔"

(الفضل 10 جون 1930ء)

ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب افریقی "ٹریبیون" اخبار پڑھتے ہی ماہیٔ بے آب کی طرح تلملا اٹھے اس صدمہ سے دل کو ضعف ہو گیا۔ تار دینے ہی کو تھے کہ جماعت احمدیہ گجرات کے امیر سے خوشخبری ملی کہ حضور بخیریت ہیں۔ بارگاہ ایزدی میں شکر کیا لیکن اس دن کے ضعف کا اثر تین دن تک رہا۔

(الفضل 12۔ اگست 1930ء)

خود قادیان میں یہ حالت تھی کہ جس کے کان میں یہ منحوس خبر پڑتی وہ حضور کی صحت وعافیت کا پورا پورا علم اور یقین رکھنے کے باوجود حضور کی زیارت کے لئے بے تاب ہو جاتا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا بیان ہے کہ:۔

"میں حسب معمول اپنے دفتر کے برآمدہ میں بیٹھا تھا کہ مکرمی مولوی فقیر علی صاحب اسٹیشن ماسٹر (قادیان) گھبرائے ہوئے بھاگے چلے آتے ہیں۔ میں محسوس کرتا تھا کہ گھبراہٹ میں ان کا قدم باوجود کوشش کے پوری تیزی سے نہیں اٹھ رہا۔ مجھ سے ابھی وہ فاصلے پر تھے کہ میں نے پوچھا خیر تو ہے انہوں نے کہا حضرت صاحب کی طبیعت کیسی ہے میں نے جواب دیا اچھی ہے۔ مگر میرے کہنے سے ان کی تسلی نہیں ہوئی وہ بھاگے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ لاہور میں کسی بدمعاش نے جھوٹی خبر اڑا دی ہے...... میں نے کہا کہ کیوں تم نے اسٹیشن پر ہی اس کی تردید نہ کر دی۔ انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور بھاگتے چلے گئے میں نے اس نظارہ کو دیکھا اور تعجب کیا کہ یہ قادیان میں موجود تھے اور ان کو علم تھا پھر انہوں نے اس خبر کی تردید کے لئے شہر آنے کی کیوں ضرورت سمجھی مگر معاً میں نے محسوس کیا کہ یہ محبت کا ایک کرشمہ ہے۔"

(الفضل 15 جون 1930ء)

قادیان ہی کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے گھر والوں کے پاس سے ایک احمدی خاتون اٹھ کر گئی ہی تھیں۔ کہ ان کے بیٹے نے جو لاہور سے اسی وقت آئے تھے' سنایا کہ وہاں ایسی خبر مشہور ہے وہ خاتون یہ سنتے ہی فوراً واپس آئیں جب حضور کی صحت سے متعلق دریافت کر لیا تو انہیں تسلی ہوئی۔

(الفضل 12 جون 1930ء)

قادیان میں جب بیرونی جماعتوں کے اس طرح پریشانی وافسوس میں مبتلا ہونے کا علم ہوا تو اس کے ازالہ کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا تھا اس کے لئے تمام دفاتر مصروف ہو گئے اور جماعت کو ہر ممکن ذریعہ تاروں وغیرہ سے حضور کے بخیریت ہونے کی اطلاع جلد سے جلد پہنچانے کے انتظامات کئے گئے اس موقعہ پر الفضل کا ایک "غیر معمولی نمبر" بھی شائع کیا گیا۔ اسٹیشن ماسٹر صاحب' پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان اور ان کے عملے نے بھی پورا پورا تعاون کیا اور ہر طرف اطلاعات بھجوانے کی کوشش کی۔ لیکن ان تمام ذرائع کو بروئے کار لانے کے باوجود کئی مقامات سے احمدی جنہیں بروقت اطلاع نہ پہنچائی جا سکی یا کسی اور جگہ سے بھی علم نہ ہو سکا وہ فوراً قادیان کے لئے روانہ ہو گئے اور 3 جون کی صبح کی گاڑی سے گوجرانوالہ' نواح شہر ضلع جالندھر' لائلپور' چوہڑکانہ' اوکاڑہ' منٹگمری وغیرہ مقامات سے احمدی قادیان پہنچ گئے۔

(الفضل 5 جون 1930ء)

جو احباب یہ افواہ سن کر گھروں۔ سے دیوانہ وار چل دیئے تھے ان کا بیان ہے کہ شدت غم والم سے از خود رفتہ ہو جانے کی وجہ سے انہیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ ان کے ساتھ گاڑی میں کون لوگ بیٹھے ہیں اور وہ کس کس اسٹیشن سے گزر رہے ہیں وفور غم واندوہ کی وجہ سے آنسو بھی نہ نکلتے تھے۔ بس ایک بیہوشی کا سا عالم تھا۔ اور خود فراموشی کا ایک دریا تھا جس میں بہتے چلے جا رہے تھے۔ جب راستہ میں کسی نے اس خبر کے غلط ہونے کا ذکر کیا۔ تو بے اختیار خوشی کے آنسو نکل آئے لیکن پھر خوشی اور مسرت کا یہ عالم تھا کہ اس کا برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔ جس طرح غم واندوہ کا کوئی اندازہ نہ تھا اسی طرح اب خوشی کی بھی کوئی حد نہ رہی تھی۔

(الفضل 10 جون 1930ء)

لیکن باوجودیکہ انہیں رستہ ہی میں حضرت صاحب کی خیریت کا علم ہو چکا تھا اور اسے صحیح بھی سمجھ گئے تھے تاہم صبر نہیں کر سکتے تھے۔ تاوقتیکہ حضرت خلیفۃ المسیح..... کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لیں۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کا بیان ہے کہ میں جو راستہ پر بیٹھتا ہوں ان آنے والوں کو دیکھتا تھا۔ کہ وہ محبت اور اخلاص کے پیکر ہیں انہیں دوران سفر میں اس خبر کا افتراء ہونا معلوم ہو چکا تھا مگر ان کی بیقراری ہر آن بڑھ رہی تھی۔ اور یہ صرف اعجاز محبت تھا یہ دوست اپنی اس بیقراری میں قصر خلافت کی طرف بھاگے جا رہے تھے میں نے دیکھا بعض ان میں ایسے بھی تھے جنہوں نے اس سفر میں نہ کچھ کھایا۔ نہ پیا۔ ان طبعی تقاضوں پر بھی محبت کا غلبہ تھا جب تک قصر خلافت میں جا کر انہوں نے اپنے امام کو دیکھ نہ لیا۔ اور مصافحہ اور معانقہ کی سعادت حاصل نہ کر لی ان کے دل بیقرار کو قرار نہ آیا۔

(الفضل 15 جون 1930ء)

تشویشناک خوابیں

اوائل 1940ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے بارہ میں بعض احباب نے تشویشناک خوابیں دیکھیں۔ ان خوابوں میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ صدقات سے یہ تشویش دور ہو سکتی ہے۔ ان خوابوں کی بناء پر حضور نے ایک تحریر لکھی جو "الفضل" کے 25 جولائی 1940ء کے شمارہ میں شائع ہوئی۔ اس تحریر کا چھپنا تھا کہ ہر مخلص احمدی بے چین و بے قرار ہو گیا جماعت میں اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی اور تمام چھوٹے بڑے اور مرد عورتیں مجسم التجا بن گئے روزے رکھے گئے اور دعائیں کی گئیں۔ وسیع پیمانہ پر صدقات دیئے گئے تا خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل کو جذب کرنے کی کوشش کی جائے۔

اس ردعمل کے کچھ نمونے انہی دنوں کے الفضل سے خلاصۃً پیش ہیں۔

(1) جس الفضل میں تحریر شائع ہوئی' اس کی مانگ اس قدر بڑھ گئی کہ اسے پورا نہ کیا جا سکا۔ مختلف محلوں میں فوری طور پر صدقات دینے کا انتظام شروع ہو گیا اور نمازوں میں خاص طور پر دعائیں کی جانے لگیں۔

(الفضل 26 جولائی 1940ء)

قادیان

(2) حضور کی طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

دوکانداروں کی انجمن نے بطور صدقہ پینسٹھ روپے کا ایک جانور ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا۔ اس کے علاوہ دو دیگیں پلاؤ کی پکا کر غرباء و مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا۔ کارکنان تحریک جدید و مجاہدین نے دو بکرے ذبح کئے۔ اور ایک ہفتہ تک متواتر اور اس کے بعد دس ہفتے تک ہر جمعرات کو روزہ رکھنے کا اہتمام کیا۔ اور بھی کئی اصحاب نے انفرادی طور پر جانور بطور صدقہ ذبح کئے۔ تمام محلوں میں مختلف طور پر صدقہ و خیرات کرنے کا اہتمام کیا۔

(الفضل 27 جولائی 1940ء)

خاندان حضرت مسیح موعود کی طرف سے بطور صدقہ تیس روپے کا ایک جانور ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ مجاہدین تحریک جدید کی طرف سے ساٹھ کے قریب غرباء و مساکین کو کھانا کھلایا گیا۔ حلقہ بیت مبارک نے دو بکرے ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا۔ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلایا۔ اور چار من آٹا غرباء میں تقسیم کیا۔ محلہ دارالبرکات کی طرف سے چھ بکرے ذبح کر کے ان کا گوشت اور چار من آٹا مساکین۔ یتامیٰ اور بیواؤں میں تقسیم کیا گیا۔ مختلف محلوں کے بعض احباب نے اپنے طور پر بھی بطور صدقہ بکرے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے۔

(الفضل 28 جولائی 1940ء)

خاندان حضرت مسیح موعود کی طرف سے مبلغ یکصد روپے میں بطور صدقہ جانور ذبح کر کے غرباء و مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ نیز آٹا بھی دیا گیا۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے ساٹھ یتامیٰ و مساکین کو کھانا کھلایا۔ اور مبلغ پچاس روپے ہسپتال میں بطور صدقہ دیئے گئے۔

محلہ دارالفضل کی طرف سے دو بکرے ذبح کر کے بطور صدقہ یتامیٰ و مساکین میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ محلہ دارالرحمت نے غرباء و مساکین اور بیواؤں کو کھانا کھلایا۔

(الفضل 30 جولائی 1940ء)

محلہ دارالفضل نے چھ من آٹا حضور کے صدقہ کے طور پر غرباء و یتامیٰ و بیوگان میں تقسیم کیا۔ محلہ ناصر آباد نے دو بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء میں بانٹا۔

(الفضل 31 جولائی 1940ء)

لاہور احباب نے درد دل سے حضور کی درازیٔ عمر کے لئے دعائی اور ایک رقم حضور کی خدمت میں اس غرض سے پیش کی کہ جو صدقات حضور مناسب خیال فرمائیں' ادا فرمائیں۔

سیالکوٹ ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں امیر صاحب نے حضور کی خیروعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی تحریک کی۔ صدقہ کے طور پر 34 روپے 5 آنے کی رقم ناظر صاحب ضیافت کو ارسال کی گئی۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جماعت احمدیہ پشاور کے ایک مخلص بزرگ

محترم حاجی بختیار احمد صاحب

آپ 1926ء میں مالاکنڈ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں آپ اپنی والدہ کے ساتھ مالاکنڈ ایجنسی سے یہاں پشاور منتقل ہو گئے تھے۔ جہاں آپ کی والدہ نے پہلے ایک سرائے میں ڈیرہ ڈالا اور پھر پشاور کے کچی محلہ میں ایک کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر ہو گئیں۔ دراصل جہاں سے آپ اپنی والدہ کے ہمراہ ہجرت کر کے آئے تھے وہاں کے لوگوں میں ایک میرات کی رسم ہے۔ کہ جب خاوند فوت ہو جاتا ہے تو عورت بچوں سمیت کسی نامعلوم جگہ چلی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ کی والدہ کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ غالباً آپ بھی اس رسم پر عمل کرتے ہوئے مالاکنڈ سے پشاور منتقل ہوئیں تھیں۔ کیونکہ محترم حاجی صاحب کے والد وفات پا گئے تھے۔

کچی محلہ میں سکونت اختیار کی تو آپ کی والدہ نے محلّہ کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آخر وقت تک آپ کی والدہ کا یہی معمول رہا۔ جب تک محترم حاجی صاحب نے ملازمت اختیار نہیں کی اس وقت تک اگر کوئی کچھ دے دیتا تھا تو اسی پر گزر اوقات چلتا رہا۔ آپ کی والدہ بی بی صاحبہ کے نام سے محلّہ میں مشہور تھیں۔

محترم حاجی صاحب نے پشاور میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا اور یہیں سے میٹرک پاس کیا۔ دوران تعلیم آپ ٹی بی کی بیماری کا شکار ہو گئے۔ جس کو ڈاکٹروں نے انتہائی خطرناک ٹی بی قرار دیا۔ چنانچہ آپ ٹی بی سنٹر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج رہے۔ جہاں ڈاکٹر علی گوہر خان آپ کا علاج کرتے رہے۔ 1953ء میں یہاں ایک احمدی ڈاکٹر مکرم سعید احمد خان صاحب آئے وہ بھی آپ کا علاج کرتے رہے۔ ان کے بعد پھر ڈاکٹر علی گوہر خان صاحب آگئے۔ بہرحال 1957ء تک آپ یہاں زیر علاج رہے۔ اس دوران آپ نے میٹرک کر لیا تھا۔

جی ٹی ایس کی طرف سے ایک ملازمت کا اشتہار نکلا تو آپ نے اس کے لئے درخواست دے دی۔ چنانچہ انٹرویو کے بعد آپ کو Select کر لیا گیا۔

محترم حاجی صاحب نے خود ذاتی تحقیق اور جستجو کے بعد احمدیت قبول کی۔ اس کا واقعہ حاجی صاحب نے خود بعض قریبی احمدی احباب سے بیان کیا ہے وہ بہت ہی دلچسپ ہے۔ یہ واقعہ اس طرح ہے کہ ابھی آپ کو ہیلتھ سرٹیفکیٹ نہیں ملا تھا کہ کچی محلہ کے غیر احمدی لوگوں نے طنزیہ یہ کہنا شروع کر دیا کہ تم لاعلاج ہو۔ تمہارا علاج صرف یہ ہے کہ۔ تم ربوہ چلے جاؤ چنانچہ حاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں واقعی ربوہ چلا گیا۔ سخت گرمی تھی۔ انتہائی گرمی کے ایام وہاں کاٹے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہا۔ جس سے مجھے بہت لطف آتا تھا۔ اور حیرت کی بات ہے کہ جب میں وہاں سے واپس پہنچا۔ یعنی ربوہ سے پشاور پہنچا تو میں نے اپنے آپ کو واقعی صحت مند محسوس کیا۔ یوں لگتا تھا کہ ٹی بی کا نام و نشان ہی نہیں رہا۔ اب میرا دل چاہتا تھا کہ فوراً دوبارہ کسی طرح ربوہ جاؤں۔ لہٰذا میں نے پھر رخت سفر باندھا۔ اب کی بار میں حضرت مصلح موعود کے لئے ایک تحفہ دیسی گھی کے کنستر (ٹین) کا لے گیا۔ وہ پیش کیا اور ساتھ ہی میں نے بیعت کر لی۔ یوں مجھے قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

بہرحال قبول احمدیت کے بعد جب آپ واپس لوٹتے ہیں تو اس موقع پر جو آپ کی والدہ کی حالت بیان کی جاتی ہے۔ اس واقعہ پر تمام احباب متفق ہیں۔ آپ کی والدہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب محترم حاجی صاحب نے اپنی والدہ سے اس بات کا ذکر کیا کہ امام مہدی آچکا ہے اور میں نے اس کو مان لیا ہے تو والدہ نے نہایت اصرار سے کہا کہ مجھے بھی اس کے پاس لے جاؤ میں بھی اس کی بیعت کرنا چاہتی ہوں اور ساتھ ہی کہا کہ ہم تو بچپن میں ایک گیت بہت پڑھا کرتے۔ جس میں مسیح موعود اور اس کی آمد کا ذکر تھا۔ یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ امام مہدی ہماری زندگی میں آیا ہے۔ جس سے یہ پتہ لگتا ہے کہ وہ پہلے سے ہی انتظار میں تھیں۔ چنانچہ اس طرح آپ کی والدہ بھی آپ کے ساتھ احمدیت میں شامل ہو گئیں۔

قبول احمدیت کے بعد محترم حاجی صاحب نے پشاور پہنچ کر جماعت سے رابطہ کیا اور ایک بھرپور قسم کا تعلق قائم کیا۔ اور جماعتی سرگرمیوں میں پوری دلچسپی سے حصہ لینا شروع کر دیا۔ ملازمت بھی آپ کی پکی ہو گئی۔ ملازمت کے دوران آپ نے تین مضامین میں ایم اے کیا۔ 1960ء میں آپ کی والدہ کے دل میں حج کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ تو آپ اپنی والدہ کی طرف سے حج بدل پر گئے اور یوں خود بھی حج کی سعادت حاصل کر لی۔

آپ کو کئی جماعتی عہدوں پر کام کرنے کا بھی موقع ملا۔ جو یہ تھے۔ صدر حلقہ، زعیم انصار اللہ پشاور اور نائب زعیم انصار اللہ اصلاح و ارشاد پشاور۔

آپ کی یہ ایک انفرادی خوبی تھی کہ۔ آپ کو جتنی بھی تنخواہ ملتی تھی اس میں سے صرف گھر کا ضروری خرچ رکھ کر باقی تمام کی تمام رقم مختلف چندوں میں دے دیا کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا تو آپ کو جنون کی حد تک شوق تھا۔ آپ نے ذاتی طور پر بہت سے خطوط اردو کے علاوہ انگریزی میں بھی تیار کئے ہوئے تھے۔ جن میں سے بعض خطوط کتابچوں کی مانند ضخیم تھے۔ یہ خطوط آپ اکثر و بیشتر غیر از جماعت کو بذریعہ ڈاک ارسال کرتے رہتے تھے۔ اور آپ بتایا کرتے تھے کہ صد سالہ جوبلی تک میں نے کوئی 25000 کے قریب خطوط روانہ کئے ہیں۔ آپ سلسلہ کے ایک نہایت ہی مخلص اور فدائی وجود تھے۔ بہت ہی کم گو اور دھیمے لہجے میں بات کیا کرتے تھے۔ آپ کو بلا مبالغہ یہ شرف حاصل تھا کہ آپ کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبولیت کا شرف بخشتا تھا۔ نماز باجماعت کے التزام کا یہ حال تھا کہ آپ تمام نمازیں تو باجماعت ادا نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ نماز مغرب نماز سنٹر پر ہی ادا کی جائے۔ چنانچہ روزانہ باقاعدگی کے ساتھ آخر وقت تک آپ کا یہی معمول رہا کہ نماز سنٹر پہنچ کر یہ نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ اور جہاں تک گھر کا تعلق ہے اس بارہ میں مالک مکان اور اس کے گھر والوں کا بیان ہے جو کہ غیر از جماعت ہیں محترم حاجی صاحب کو جب بھی ملنے آتے تھے۔ آپ کو ہم جائے نماز پر ہی پاتے تھے۔

محترم حاجی صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ پشاور کو ایک بہت ہی قیمتی وجود بھی عطا ہوا۔ اس لئے میں ان کا ذکر بھی حاجی صاحب کے حالات زندگی میں ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ قیمتی وجود جماعت احمدیہ پشاور کے ایک مخلص اور فدائی احمدی محترم وارث خان صاحب ہیں احمدیت قبول کرنے سے پہلے محترم وارث خان صاحب ایک فلمی اداکار تھے۔ لیکن جونہی آپ نے احمدیت میں قدم رکھا۔ آپ نے اس کام کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیا۔

ان کے ماشاء اللہ چار بیٹے ہیں۔ چاروں کو انہوں نے حضور کی تحریک وقف نو میں پیش کر دیا ہے۔ اللہ کے فضل سے انتہائی مخلص خاندان ہے۔ آپ کا واقعہ قبول احمدیت کچھ اس طرح سے ہے کہ۔ حاجی صاحب کا گھر چونکہ محترم وارث خان صاحب کے گھر کے بالکل نزدیک تھا۔ اس لئے حاجی صاحب کی والدہ آپ کے گھر میں بھی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے جایا کرتی تھیں۔ اور پھر وارث خان صاحب کا بھی آپ سے رابطہ رہتا تھا۔ گویا دونوں کا ایک دوسرے کی طرف آنا جانا وغیرہ لگا رہتا تھا۔ چنانچہ اس دوران حاجی صاحب وارث خان صاحب کو جماعت کا لٹریچر وغیرہ دیتے رہے۔ یہ سلسلہ ابھی جاری تھا کہ 1973ء کا جلسہ سالانہ آگیا۔ محترم حاجی صاحب نے محترم وارث خان صاحب کو جلسہ پر اپنے ساتھ جانے کی دعوت دی۔ جس پر انہوں نے کہا کہ۔ میں جاؤں گا ضرور لیکن ایک شرط پر کہ میں بیعت نہیں کروں گا۔ حاجی صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ اب جب سفر شروع ہوتا ہے تو حاجی صاحب نے بتایا کہ سفر کے دوران محترم وارث خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بارہ میں کوئی نظارہ دیکھا جو ملاقات کے وقت بعینہٖ پورا ہوا۔

چنانچہ وارث خان صاحب سے رہا نہیں گیا اور خود بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ میری بیعت لی جائے۔ حالانکہ سفر پر جاتے ہوئے انہوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ بیعت نہیں کروں گا۔ اور اب ماشاء اللہ حاجی صاحب ہی کی طرح جماعت کے ساتھ ایک مضبوط رابطہ اور تعلق قائم کر چکے ہیں۔

بہرحال محترم حاجی صاحب یونہی خدمت سلسلہ بجا لاتے ہوئے مورخہ 18۔ جولائی 1999ء کی شام کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ مورخہ 18 اور 19 جولائی کی درمیانی رات کو آپ کا جنازہ محترم امیر صاحب نے بیت الذکر سول کوارٹرز پشاور میں پڑھایا۔ چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اس لئے 19۔ جولائی کی صبح کو 3 بجے آپ کی میت ربوہ لے جائی گئی۔ جہاں نماز ظہر کے بعد بیت مبارک ربوہ میں آپ کا جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مرزا حنیف احمد صاحب نے دعا کروائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر کوئی 73 برس تھی۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گناہ سے بچنے کا ایک طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"صوفیوں نے کہا انسان تو رجل ہے اور نفس مونث ہے۔ مومن انسان وہ ہوتا ہے جو اس عورت کو وعظ کرے یعنی اپنے نفس کی اصلاح کرے۔

ایک مرتبہ میرے دل میں ایک گناہ کی خواہش پیدا ہوئی۔ میں نے بہت سی حمائلیں خرید لیں۔ ایک جیب میں ایک صدری میں اور ایک ہاتھ میں۔ ایک بسترے میں 'ایک الماری میں' غرض کوئی جگہ خالی نہ رہی۔ جب خیال آیا فوراً قرآن نظر پڑتا۔ یہاں تک کہ نفس کی وہ خواہش جاتی رہی۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 21)

تکلّف کی زندگی

"ہمارے زمانہ کے نوجوان سوسائٹی سوسائٹی پکارتے ہیں ان کو معلوم نہیں کہ انگریز خود اپنی سوسائٹی کی قیود سے کس قدر تنگ ہیں۔ ایک مولوی نے مجھ سے ذکر کیا۔ مجھے ایک جنٹلمین نے انگریزی سوسائٹی میں شامل ہونے کی ترغیب دی۔ ایک برات کے موقعہ پر میرے ستر روپے ایک سوٹ پر خرچ کرا کے مجھے ساتھ لے گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ کھانے کا سوٹ۔ سونے کا سوٹ 'فٹ بال کا سوٹ' سیر کا سوٹ 'ملاقات کا سوٹ (علیحدہ علیحدہ ہے) تین دن تک مولوی صاحب بیمار بن کر پڑے رہے۔ آخر جب رخصت کا وقت آیا تو پھر چند لحہ کے لئے اس لباس نے کام دیا۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 17)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یوسف بھٹی صاحب

چوہے - بم سے زیادہ خطرناک

آج کے خلائی دور میں حضرت انسان کو اپنی ترقیوں اور کامرانیوں پر بڑا ناز ہے۔ اس نے سمندروں کی تہہ کھنگال ڈالی ہے' دریاؤں کے رخ موڑ دیئے ہیں' پہاڑوں کا سینہ چاک کیا ہے' ستاروں پر کمندیں پھینکی ہیں۔ چاند پر اپنے قدموں کے نشان چھوڑے ہیں' اور دوسری طرف ایسے تباہ کن جوہری ہتھیار بھی بنالئے ہیں جن کی مدد سے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے آن واحد میں دشمن کے دور دراز شہروں کو دنیا کے نقشے سے مٹا دینا اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مگر مقام عبرت ہے کہ اس قدر طاقتور انسان قدرت کی ایک معمولی اور حقیر سی مخلوق "چوہے" کے سامنے بالکل بے بس اور مجبور ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ آج تک ساری دنیا میں لڑی جانے والی تمام جنگوں میں جس قدر انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں ان سے کہیں زیادہ جانیں ان چوہوں کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں اور وباؤں (مثلاً طاعون وغیرہ) کی نذر ہو گئیں۔ اس لئے قدیم زمانے کے لوگ کہا کرتے تھے کہ ایک شیر تو صرف ایک آدمی کو ہلاک کر سکتا ہے' جبکہ چوہا ساری بستی کا صفایا کرنے کے لئے کافی ہے۔

ماہرین نے چوہوں کی (550) سے زیادہ اقسام بتائی ہیں زیادہ تر اقسام آبادیوں سے دور جنگلوں' باغوں اور کھیتوں میں رہتی ہیں۔

دنیا بھر میں پائے جانے والے تمام قسم کے چوہوں میں سب سے زیادہ خوب صورت چوہا (Garden Dormouse) ہے۔

چوہا ایک سماجی جانور ہے چوہے مختلف برادریوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ہر قسم کی ایک الگ برادری ہوتی ہے۔ برادری کے کئی کئی چوہے ایک جگہ مل کر کالونیوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ آپس میں وہ کم ہی لڑتے ہیں۔

چوہا قید کی حالت میں تین سال کی عمر تک زندہ رہ سکتا ہے مگر جنگلی چوہا نو مہینے سے زیادہ نہیں جیتا۔ اگر وہ زندہ بچ بھی جائے تو مشکل سے دو سال تک زندہ رہے گا۔

چوہا ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھتا۔ وہ ہمیشہ متحرک رہتا ہے۔ ہر آن ادھر سے اُدھر دوڑتا پھرتا ہے جیسا کہ سب ہی جانتے ہیں' چوہا رات کو جاگنے والا جانور ہے۔ دن بھر وہ بلوں میں گھومتا رہتا ہے اپنا پیٹ رات کے وقت بھرتا ہے۔ اناج' پھل' ترکاریاں' کیڑے مکوڑے اور چھوٹے موٹے جان دار' غرض اس کے راستے میں جو بھی شے آتی ہے' وہ اسے چٹ کر جاتا ہے۔ جن اشیاء کو وہ کھا نہیں سکتا انہیں کتر کر تباہ کر دیتا ہے۔ اس کا منہ ہمیشہ چلتا رہتا ہے۔ اس کے دانت چاقو کی طرح تیز ہوتے ہیں۔ گوداموں میں گھس کر ایک گھنٹے میں وہ کئی درجن تھیلوں کو کتر ڈالتا ہے۔

چوہا ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔ فرش اور چھت دونوں اس کی زد میں ہوتے ہیں۔ سیلاب میں ایک آدھ میل کا فاصلہ آسانی سے تیر کر پار اتر جاتا ہے۔ وبائی امراض کے جراثیم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے میں بڑی شہرت رکھتا ہے اور ایسی خطرناک بیماریاں پھیلاتا ہے کہ آبادیاں کی آبادیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ چوہا بم سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

طاعون اور چوہا لازم و ملزوم ہیں۔ چوہا طاعون کے جراثیم کو' جو پسو کہلاتے ہیں' اٹھائے پھرتا ہے' چودھویں صدی میں اس مرض نے ایسی قیامت مچائی تھی کہ ہر تین آدمیوں میں سے ایک آدمی موت کے گھاٹ اتر گیا تھا آج بھی مشرق بعید اور افریقہ میں طاعون کا یہ موذی مرض وبا کی شکل میں سر اٹھاتا رہتا ہے۔ 1898ء میں اور 1946ء کے درمیانی عرصے میں ہندوستان میں اس موذی مرض سے فوت ہونے والوں کی تعداد کوئی 749'2597'1 ہے۔

(شبستاں اردو ڈائجسٹ نئی دہلی دسمبر 1974ء)

چوہے کے پیشاب اور فضلے میں بھی جراثیم موجود ہوتے ہیں' اور چوہوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں وہ جاتے ہیں اپنا پیشاب اور فضلہ چھوڑتے جاتے ہیں۔ ان کے خون میں بھی مختلف قسم کی بیماریوں کے جراثیم پائے جاتے ہیں جو مہلک بیماریاں پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

قدرت نے چوہوں کی نسل کو کنٹرول کرنے کے لئے اس کے قدرتی دشمن پیدا کئے ہیں۔ ان دشمنوں میں سانپ' الو' بلی' نیولا مشہور ہیں۔ کبھی کبھی تیندوا بھی چوہوں کو اپنا لقمہ تر بنا لیتا ہے۔

چوہا بہت چالاک جانور ہے۔ اس کی چالاکی کی ایک معمولی مثال اس کے گھر (بل) کی ساخت ہے۔ وہ اپنے بل کا منہ تنگ بناتا ہے' جبکہ اندرونی حصہ بہت کشادہ ہوتا ہے۔ اس کھلے حصہ میں چوہا آرام کرتا ہے۔ بعض بھوکے سانپ اس کا پیچھا کر کے بل میں گھس آتے ہیں اور بل کے کشادہ حصے میں ہی چوہے کو نگل لیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سانپ کا اگلا حصہ بہت پھول جاتا ہے اور وہ بل سے باہر نہیں آسکتا۔ ایسے میں کسی کی نظر سانپ کی دم پر' جو بل کے باہر رہتی ہے' پڑ جائے تو بس سمجھئے سانپ کی خیر نہیں۔ اس طرح چوہا مرتے مرتے سانپ کو بھی لے مرتا ہے۔

چوہا فطرتاً شریر بھی ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اسے بلی کو ستانے میں بڑا مزہ آتا ہے۔ بلی کا ذکر خیر آ ہی گیا ہے تو اردو زبان کی یہ دو مشہور کہاوتیں بھی سن لیجئے جن سے چوہے اور بلی کے تعلقات کا اندازہ ہوتا ہے۔

"نو سو چوہے کھا کر بلی حج کو چلی"

"بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے"

اس میں شک نہیں چوہے بڑے سخت جان ہوتے ہیں ہر زمانے میں ان کی نسل کشی کی کوششیں کی گئیں۔ ان کے خلاف بندوقوں' نیولوں' لومڑیوں زہریلی دواؤں اور دیگر تمام حفاظتی تدابیر کی گئیں مگر اس کے باوجود چوہوں کے لشکروں کے لشکر تیار ہوتے ہی رہے اور ہر زمانے میں وہ انسان کے لئے ایک چیلنج بنے رہے۔

مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ جہاں چوہے باعث زحمت ہیں' وہاں ان کا وجود باعث رحمت بھی ہے' کیونکہ اگر چوہوں پر تجربات کر کے مہلک بیماریوں کا علاج دریافت نہ کیا جاتا تو نہ جانے ہر سال کتنے معصوم انسان موت کی آغوش میں ابدی نیند سو جاتے۔ اب آپ ہی کہیئے کیا چوہوں کا انسانیت پر یہ احسان عظیم نہیں ہے؟

بقیہ صفحہ 4

بنگہ 29 جولائی کو روزہ رکھا گیا اور دو جانور ذبح کئے گئے۔

بھینی بانگر ایک جانور ذبح کر کے بطور صدقہ غرباء و مساکین میں گوشت تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں متعدد احباب نے خود بھی مختلف قسم کے صدقات دیئے

گولیکی 29۔ جولائی کو ایک صاحب نے اپنی طرف سے ایک بکرا اور ایک بکرا جماعت نے ذبح کر کے صدقہ دیا۔ پانچ من غلّہ گندم غرباء و مساکین میں تقسیم کیا گیا۔

مانسہرہ تحریک پر صدقہ کی رقم فراہم کر کے صدر انجمن اور کچھ حصہ مقامی طور پر تقسیم کیا گیا۔ 5'8۔ اگست کو نفلی روزے رکھے گئے۔

اوڑ ضلع جالندھر بطور صدقہ بکرا ذبح کیا گیا۔

چک نمبر 312/J.B دو من گندم غرباء میں تقسیم کی گئی۔

کپورتھلہ دعائیں شروع کر دی گئیں نیز صدقہ کی رقم قادیان روانہ کی گئی۔

دنیاپور دو بکرے ذبح کئے گئے۔

دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔ گوشت اور نقدی غرباء میں تقسیم کی گئی۔

باڑی پور۔ کشمیر صدقہ کی رقم محاسب صدر انجمن کے نام ارسال کی گئی۔

کاٹھگڑھ مجلس خدام الاحمدیہ نے 3 بکرے لجنہ اماء اللہ نے 3 بکرے اور جماعت کے باقی احباب نے 3 بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔

رحیم یار خان تمام دوستوں نے نہایت سوز و گداز کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں حضور کی صحت اور درازئ عمر کے لئے دعا کی۔ صدقہ کے طور پر چار بکرے ذبح کئے گئے اور کچھ رقم حضور کی خدمت میں بھی بھجوائی گئی تا حضور اسے حسب منشاء تقسیم فرمائیں۔

حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم کی دردانگیز نظم

اس موقع پر خالد احمدیت حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم نے درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ایک نظم لکھی۔ اس کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں۔

اے مرے آقا۔ اے مرے محبوب
اے کہ ماں باپ تجھ پہ نثار
آج تجھ سا نہیں زمانے میں
رہبر باعمل و خوش گفتار
جب سے کانوں میں یہ پڑی ہے خبر
جب سے دیکھا ہے میں نے وہ اخبار
دل ہے صد چاک۔ آنکھ پُرنم ہے
پارہ پارہ جگر ہے سینہ فگار
تجھ سے ہے رونق زمین و زماں
تجھ سے ہے گلشن جہاں کی بہار
تیرے دم سے ہرا ہے نخل امید
تیرے دم سے ہے یہ گل و گلزار
تجھ سے ہی لطف زندگانی ہے
تیرے بن اپنا جینا ہے کس کار؟
تو سہارا ہے پیش ہر مشکل!
تو مداوا ہے بہر ہر آزار
اپنے مولیٰ سے کرتا ہے یہ دعا
تیرا خادم۔ غلام کارگزار
تجھ پہ اللہ کا رہے سایہ
فضل باری ہو تجھ پہ رحمت بار
ہم تمہارے سدا رہیں تابع
تم ہمارے سدا رہو سردار
عمر بھر میں تمہارا ہو کے رہوں
کفش بردار اور خدمت گار
تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

مندرجہ بالا تحریرات محض نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی جماعت پیچھے نہ رہی اور خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے مقدور بھر دعائیں کرتی اور صدقات بجالاتی رہی۔

AKAN آکان

○ آکان (A Kan) ایک KAWA زبان ہے جو کہ زیادہ تر گھانا میں بولی جاتی ہے۔ (تقریباً 60 لاکھ سے زائد افراد میں) آئیوری کوسٹ میں بھی بولی جاتی ہے۔ کچھ افراد (Togo) ٹوگو میں بھی یہ زبان بولنے والے ملتے ہیں۔ آکان کا لفظ ایک باہمی قریبی تعلق رکھنے والے لسانی گروہ کے لئے مستعمل ہے مثلاً آشانٹی۔ فانٹی اور TWI یہ زبانیں اکثر ایک دوسری سے بولنے والوں کے لئے ملتی جلتی اور قابل فہم ہیں مگر اپنے مختلف کلچر اور ادبی روایات کی بنا پر انہیں ایک دوسرے سے مختلف خیال کیا جاتا ہے۔ آکان گھانا میں ایک Major Lingua franca کا درجہ رکھتی ہے۔ طرز تحریر رومن حروف تہجی میں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم چوہدری نصیر احمد شاد صاحب ایم۔ اے پروفیسر جامعہ احمد لکھتے ہیں۔

میرے بیٹے کے برادر نسبتی شیخ وسیم احمد صاحب ولد شیخ محمد اسلم صاحب لندن کا نکاح ہمراہ عزیز سعدیہ نصراللہ بنت محمد مہر نصراللہ صاحب (مرحوم) کیلگری۔ کینیڈا بعوض دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر مکرم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 2۔ اکتوبر 99ء کو بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔

عزیزم شیخ وسیم احمد صاحب مکرم شیخ غلام نبی صاحب آف نیو انار کلی لاہور کا پوتا ہے جبکہ عزیزہ سعدیہ نصراللہ صاحبہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب (بینک والے) اور مکرم محمد راشد صاحب مربی انچارج ترکی کی بھانجی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیرو برکت کا موجب بنائے۔ آمین

○ عزیز مکرم منور احمد صاحب امینی حال جرمنی ولد مکرم ڈاکٹر ظفر علی صاحب حال انگلینڈ کا نکاح عزیز مکرمہ صدف اقبال صاحبہ بنت مکرم شیخ اقبال محمود صاحب وہرہ پاپوش نگر ناظم آباد کراچی سے بعوض مبلغ۔/۱۰۰۰۰ جرمن مارک حق مہر پر 99-9-10 کو احمدیہ حال کراچی میں مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

مکرم منور احمد امینی صاحب مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب بنگوی مرحوم کا پوتا اور عزیزہ صدف اقبال مکرم شیخ منور دین صاحب وہرہ کی پوتی ہے۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیرو برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب آمین

○ عزیزہ عالیہ نایاب بنت مکرم انور علی صاحب ایجنٹ الفضل فیصل آباد نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کیا ہے اس موقع پر مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو دینی و دنیوی علوم سے منور فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔

بازیافتہ ضروری کاغذات

○ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ مجید علی صاحب کے بعض ضروری کاغذات سڑک پر گرے ہوئے ملے ہیں۔ موصوفہ اپنے کاغذات دفتر الفضل سے حاصل کرلیں۔

محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ کی وفات

جنازہ 14۔ اکتوبر بروز جمعرات کو ہوگا۔

○ مکرم مغفور احمد صاحب منیب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کی والدہ محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری علی احمد صاحب بنت چوہدری غلام حیدر صاحب مرحوم کوٹ احمدیاں سندھ 8۔ اکتوبر 1999ء کی شام بروز جمعہ جرمنی میں رحلت فرماگئی ہیں۔

جنازہ جرمنی سے 14۔ اکتوبر بروز جمعرات بعد دوپہر دارالضیافت ربوہ پہنچے گا اور بعد نماز عصر نماز جنازہ بیت مبارک میں ادا کی جائے گی۔

درخواست دعا

○ مکرم ملک منصور احمد صاحب مینجر (ایڈمنسٹریٹر اتفاق فونڈری لاہور) تحریر کرتے ہیں کہ

عزیز عامر احمد ملک جو محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے مرحوم کے نواسے ہیں گذشتہ ایک سال سے ناروے میں بیمار ہیں۔ اب تھوڑا تھوڑا چلنا پھرنا شروع کردیا ہے۔ کمزوری بہت ہے عزیز کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم جمیل احمد ساجد صاحب (بجلی والے) محلہ دارالیمن وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ مقیم جرمنی کی آنکھ کا آپریشن بروز بدھ 99-10-13 کو جرمنی کے کریکین ہاؤس ہسپتال میں ہو رہا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم گلزار احمد صاحب معلم وقف جدید (کوٹلی آزاد کشمیر) کا بیٹا انور احمد بخار اور کھانسی کی وجہ سے بیمار ہے۔ اور کوٹلی آزاد کشمیر کے ہسپتال میں داخل ہے۔

○ عزیز مرتضٰی مزمل ولد راجہ محمد صادق صاحب نصیر آباد (حلقہ غالب) ربوہ بعمر دو سال دو ماہ سے بیمار ہے۔

○ محترم اسلم محمود صاحب نظام بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔

ضرورت خادم

○ ایک ضعیف العمر بیمار آدمی کی تیمار داری کے لئے میل نرس کی ضرورت ہے۔ اگر میاں بیوی ہوں تو زیادہ ترجیح دی جائے گی۔ معقول معاوضے کے ساتھ کھانا اور رہائش فری دی جائے گی۔ رابطہ کے لئے۔ چوہدری ثناء اللہ خاں شبلی مکان نمبر 7/39 فیکٹری ایریا ربوہ فون نمبر 212208

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی کو حکومت بنانے کی دعوت

بھارت کے صدر کے آر نارائن نے بی جے پی کے پارلیمانی لیڈر اٹل بہاری واجپائی کو حکومت بنانے کی دعوت دے دی ہے مسٹر واجپائی نے کہا کہ سی ٹی بی ٹی کے بارے میں امریکی سینٹ میں بحث جاری ہے۔ کثرت رائے کے بعد اس پر دستخط کریں گے۔ حکومت پانچ سال کی مدت پوری کرے گی۔ بھارتی اخبارات نے لکھا ہے کہ واجپائی پاکستان سے تنازعات کے حل کیلئے مذاکرات دوبارہ شروع کریں گے۔ مسئلہ کشمیر ان کے ایجنڈے میں سرفہرست ہے۔

جنگ کے خاتمے کا منصوبہ

چیچنیا نے روس کے ساتھ جنگ کے خاتمے کا منصوبہ پیش کردیا۔ چیچنیا کے صدر اسلان مسخادوف نے منصوبے میں کہا ہے کہ روس فوجی کارروائی ختم کردے۔ ہم خود اسلامی انتہا پسندوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔

آزاد فلسطینی مملکت کا اعلان

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے کہا ہے کہ آزاد فلسطینی مملکت کا اعلان 2000ء میں کیا جائے گا۔ نئی مملکت میں نائب صدر کا ایک عہدہ بھی ہوگا۔ جو میرا جانشین بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ کئی ممالک کے کہنے پر میں نے مئی میں یہ اعلان ملتوی کردیا تھا۔

سہارتو کے خلاف تحقیقات ختم

انڈونیشیا کی حکومت نے پیر کے روز اعلان کیا ہے کہ شہادت موجود نہ ہونے کی وجہ سے سابق صدر سہارتو کے خلاف فنڈز میں خورد برد اور اختیارات کے ناجائز استعمال کی تحقیقات ختم کردی گئی ہیں۔

عراق روس خفیہ معاہدہ

امریکہ اور برطانیہ کے طیاروں کا مقابلہ کرنے کیلئے عراق نے روس سے خفیہ معاہدہ کرلیا۔ عراق روسی سیٹلائٹ انٹیلی جنس کے ذریعے نوفلائی زون میں امریکی و برطانوی طیاروں اور عرب ریاستوں کے خفیہ فوجی ٹھکانوں پر نظر رکھ سکے گا۔

گوریلا لیڈر کی دھمکی

چیچنیا کے گوریلا لیڈر شامل بسایوف نے دھمکی دی ہے کہ روس کو جلد منہ توڑ جواب دیں گے۔ روس کے اندر ایسی کارروائیاں کریں گے کہ حکومت ہل کر رہ جائے گی۔ میرے پاس جدید ہتھیار اور جانباز موجود ہیں۔

گیس کے بعد بجلی بھی بند

روس نے پہلے تو چیچنیا کی گیس بند کی تھی اب تازہ اطلاع یہ ہے کہ روس نے چیچنیا کی بجلی بھی بند کردی ہے۔

گورباچوف دوبارہ سیاست میں

سابق سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف نے دوبارہ سیاست میں آنے کا اعلان کردیا ہے۔ انہوں نے 1996ء کے صدارتی انتخابات میں ایک فیصد سے بھی کم ووٹ ملنے پر سیاست چھوڑ دی تھی روسی عوام گورباچوف کو سوویت یونین کی تباہی کا ذمہ دار سمجھتے ہیں جبکہ مغرب انہیں جمہوریت پسند سمجھتا ہے۔ مسٹر گورباچوف دسمبر میں ہونے والے ڈوما (پارلیمنٹ) کے الیکشن میں سوشل ڈیموکریٹس کی قیادت کریں گے۔

یورپی ایشیائی وزراء کے اختلافات

عالمی تجارت پر برلن میں جو مذاکرات جاری ہیں ان میں یورپی اور ایشیائی وزراء کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ اختلافات کی اہم وجہ ترقی پذیر ممالک میں مزدوروں کے بنیادی حقوق کو تجارتی شرائط سے منسلک کرنے کا اصول ہے۔

لبنانی چھاپہ مار

ایران کے صدر محمد خاتمی نے کہا ہے کہ لبنانی چھاپہ مار اسلام اور عرب آزادی کا دفاع کر رہے ہیں۔ انہوں نے حزب اللہ کے لیڈر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ لبنانی چھاپہ ماروں کو چاہئے کہ بیرونی سازشوں سے قطع نظر اتحاد برقرار رکھیں۔

صدر حبیبی امیدوار نامزد

انڈونیشیا کی حکمران جماعت گولکر پارٹی نے موجودہ صدر یوسف حبیبی کو آئندہ صدارتی انتخاب کیلئے امیدوار نامزد کردیا ہے۔

پرتگال کا الیکشن

پرتگال کے عام انتخابات میں حکمران سوشلسٹ پارٹی حکومت بنانے کی پوزیشن میں آگئی ہے۔ انتونیو وزیراعظم ہونگے۔ سوشلسٹ پارٹی نے 116 اور کنزرویٹو پارٹی نے 83 نشستیں حاصل کرلی ہیں۔

جرمن برسراقتدار پارٹی مشکل میں

جرمنی کی برسراقتدار پارٹی سوشلسٹ ڈیموکریٹ پارٹی کو پچھلے 50 سال میں بدترین نتائج کا سامنا ہے۔ اور وہ اس وقت دوسرے نمبر پر ہے۔ سوشل ڈیموکریٹ پارٹی کو صرف 23 فیصد ووٹ حاصل ہوسکے جبکہ دائیں بازو کی کرسچین ڈیموکریٹ پارٹی خاصا آگے ہے۔

کانگریس کے لیڈر مستعفی

انتخابات میں مایوس کن کارکردگی کے باعث کانگریس کے سرکردہ لیڈر اپنے عہدوں سے مستعفی ہوگئے۔ انتخابات میں بی جے پی کی زیر قیادت 20 جماعتوں پر مشتمل جمہوری اتحاد کو اکثریت حاصل ہوگئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 12 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 13۔اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-41
جمعرات 14۔اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-47
جمعرات 14۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-09

دہشت گردی روکنے کیلئے تعاون

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ افغانستان نے دہشت گردی اور منشیات کی سمگلنگ کے خاتمے کیلئے پاکستان کو تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے بی بی سی کو بتایا کہ طالبان حکومت نے کہا ہے کہ افغانستان نہیں چاہتا کہ اس کی سرزمین سے دوسرے ملکوں کیلئے مسائل پیدا ہوں۔ افغان سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے مکمل تعاون کریں گے۔ امریکہ اور دوسرے ملک مجاہدین کو دہشت گرد کہہ کر بدنام کرنا بند کردیں۔ دونوں میں فرق کیا جانا چاہئے۔ مجاہدین کو دھمکیاں ملتی ہیں ان پر تشدد کیا جاتا ہے اس طرح وہ محاذ آرائی پر مجبور ہونگے۔

بینظیر نا قابل اعتبار ہیں

برطانوی اخبارات نے بینظیر بھٹو کے سنڈے ٹائمز کو انٹرویو پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے بینظیر بے قصور نہیں' نا قابل اعتبار ہیں۔ ان کو محض خاندانی پس منظر کے باعث اقتدار ملا۔ تیسری دنیا کیلئے "ماڈل" رہنے والی بینظیر آج بے شمار کرپشن سکینڈلز میں ملوث ہیں۔ ایک کالم نگار نے لکھا ہے کہ ان کا سیاسی کیریر ختم ہوتا نظر آرہا ہے۔ یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ بینظیر اور ان کے شوہر کرپشن میں ملوث نہیں رہے پاکستان کی اپوزیشن لیڈر بہت کم سیاسی سوجھ بوجھ رکھتی ہیں۔

سابق آئی جی سرحد قتل

سابق آئی جی سرحد یوسف اورکزئی کو جائیداد کے ایک تنازے میں پشاور میں آپارہ روڈ پر اندھا دھند فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا وہ اپنی گاڑی میں ہی دم توڑ گئے حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ ملزموں کی گرفتاری کے لئے پورے صوبے کی پولیس حرکت میں آگئی۔

دہشت گردی کی کوشش ناکام

مانانوالہ میں فقہ جعفریہ کی مسجد پر نامعلوم افراد نے دہشت گردی کی کوشش کی جو ناکام بنادی گئی۔

اب وقت گزر گیا

سپریم کورٹ نے بینظیر بھٹو کی وہ درخواست جس میں انہوں نے اپنی حکومت توڑے جانے کو چیلنج کر رکھا تھا یہ کہہ کر نبٹا دی کہ اب وقت گزرنے کے بعد برخاست شدہ' اسمبلی بحال نہیں ہوسکتی۔ بینظیر کے وکیل اعتزاز احسن نے کہا کہ جو الزامات لگائے گئے ان کا کوئی دستاویزی ثبوت عدالت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔

تعلقات بحال کرنے کی کوششیں

ایم کیو ایم کا حکومت سے رابطہ ہے جبکہ حکومت نے اے این پی کو حکومت میں شمولیت کی دعوت دی ہے۔ ایم کیو ایم نے شرط لگائی ہے کہ ہمارے کارکنوں کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں اور یہ ضمانت دی جائے کہ حکومت میں شمولیت کے بعد ماضی کا سا سلوک نہیں ہوگا۔ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ اگر حکومت اور ایم کیو ایم میں مصالحت ہوگئی تو یہ گرینڈ الائنس اور خصوصاً پیپلز پارٹی کے لئے بڑا دھچکا ہوگا۔ عوامی نیشنل پارٹی نے فی الحال حکومت کی دعوت کا جواب نہیں دیا۔

اسمبلی توڑنے کا فیصلہ برقرار لیکن الزامات سے بریت

سپریم کورٹ نے بینظیر بھٹو کی اسمبلی توڑے جانے کا فیصلہ تو برقرار رکھا ہے لیکن سابق چیف جسٹس کے وہ ریمارکس حذف کردیئے ہیں جس میں انہوں نے کرپشن کے بارے میں حتمی ریمارکس دیئے تھے۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ سابق چیف جسٹس کے ریمارکس سے پتہ لگتا ہے کہ سپریم کورٹ نے حتمی فیصلہ دے دیا۔ حالانکہ نہ گواہ پیش ہوئے نہ جرح ہوئی۔

گوجرانوالہ میں بھوک ہڑتال

مقامی ایڈووکیٹ کے قتل کے خلاف گوجرانوالہ میں وکلاء کی بھوک ہڑتال بارھویں روز بھی جاری رہی۔ وکلاء نے عدالتوں کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ چند روز میں ڈویژنل لانگ مارچ کا اعلان کیا جائے گا۔

150۔نوجوان افغانستان بدر

طالبان نے 150 نوجوانوں کو افغانستان بدر کردیا ہے۔ پاکستانی نوجوانوں کو مشکوک قرار دیکر واپس بھجا گیا۔ دوبارہ افغانستان داخلے پر بھی پابندی لگادی گئی۔ پاکستانی حکام نے ان میں سے کئی نوجوانوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ افغان سفیر نے غلط فہمیاں دور کرنے کیلئے شہباز شریف سے رابطہ کرلیا۔ مگر انہوں نے ملاقات کا وقت دینے سے انکار کردیا۔

ریٹائرمنٹ مسلط کی گئی

کوئٹہ کے کور کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل طارق پرویز نے کہا ہے کہ میں نے وزیراعظم سے ملاقات نہیں کی۔ ریٹائرمنٹ مجھ پر مسلط کی گئی ہے۔ اب ضرور وزیراعظم سے ملوں گا۔ وردی اتارنے کے بعد تفصیلی بات چیت کروں گا انہوں نے کہا کہ وزیراعظم سے ملنا کوئی جرم نہیں۔ مجھے گھیرا گیا کیونکہ میں ان کے سامنے کھڑا ہو سکتا تھا۔ سپریم کورٹ کے حوالے سے کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ چیف آف آرمی سٹاف سے مل لیں تو انہوں نے کہا کہ ان سے ملنے کا کوئی فائدہ نہیں انہی کے کہنے پر سب کچھ ہو رہا ہے۔

عمران فاروق کا معمہ

ایم کیو ایم کے لیڈر عمران فاروق کے لندن پہنچنے کا معمہ حل ہوگیا۔ وہ پاکستان سے نہیں بلکہ دوبئی سے لندن پہنچے تھے۔ وہ سات سال قبل اس وقت دوبئی چلے گئے تھے جب ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں شامل نہیں تھا۔

وزیراعظم کے شیخ زید سے مذاکرات

وزیراعظم نواز شریف مختصر دورے پر متحدہ عرب امارات پہنچے اور انہوں نے شیخ زید بن سلطان کی عیادت کی اور ان سے مذاکرات کئے زید بن سلطان اب پہلے سے بہت بہتر ہیں۔

کسان تحریک کا نیا مرحلہ

کسانوں نے کہا ہے کہ اگر مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو کسان تحریک اگلے مرحلہ کا اعلان کرے گی۔ کسان رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت نے گرفتار کسانوں کو رہا نہ کیا تو تھانوں کا گھیراؤ بھی کرسکتے ہیں۔

حافظ سعید کا مشورہ

لشکر طیبہ کے حافظ سعید نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ معیشت مضبوط کرنے کیلئے ایٹمی ٹیکنالوجی اسلامی ممالک کو بیچ دے۔

زرداری کی درخواست مسترد

آصف علی زرداری کی وہ درخواست مسترد کردی گئی جس میں انہوں نے احتساب بنچ کی تشکیل نو کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بنچ کے ایک رکن نے احتساب بنچ میں بیٹھنے سے پہلے رائے ونڈ میں وزیراعظم سے ملاقات کی تھی۔ فاضل رکن نے کہا کہ وہ وزیراعظم کے سسر کی تعزیت کرنے گئے تھے اور یہ بات ان کے پیشہ وارانہ فرائض میں رکاوٹ نہیں ہے۔

سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپ

سیالکوٹ کی ورکنگ باؤنڈری پر جھڑپ میں 5 بھارتی فوجی ہلاک ہوگئے۔ بھارتی سیکیورٹی فورسز نے بلااشتعال فائرنگ شروع کردی جواب میں پاک فوج کو جوابی کارروائی کرنی پڑی۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837۔ رہائش 212175۔اقصیٰ روڈ ربوہ

گھر کا سامان برائے فوری فروخت
صوفہ' فریج' ڈائننگ ٹیبل' سلائی مشین' استری ٹیبل' گدے' دریاں' کھیس' رضائیاں' پردے فوری فروخت کیلئے دستیاب ہیں۔ رابطہ 11 سے 2 بجے 4 بجے سے 8 بجے
گھر 10/21 دارالرحمت شرقی (الف) فون 212009

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212868 گھر 212867

ضرورت ڈرائیور
50 سال سے زیادہ عمر کے کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جس کے ذمہ گھر کی حفاظت اور سودا سلف لانا ہوگا رہائش اور کھانے کے ساتھ معقول تنخواہ دی جائے گی۔
c/o ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
☎ 600806-680373-680067
0300-668738

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کے لئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ) ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس۔212764' گھر 211379

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61